قبضہ ہو گیا[140]۔ اس کے ساتھ ہی نہ صرف قازقوں کے لشکر بزرگ کے تقریباً تمام علاقے روسیوں کے کنٹرول میں چلے گئے بلکہ روسی سامراجی افواج کے لئے بخارا، خیوا اور خوقند خانیت کے دیگر علاقوں پر یلغار کی راہ بھی ہموار ہو گئی[141]۔

لشکر بوکے پر روسی اقتدار

قازقوں کے لشکر بوکے کی تشکیل اور بالآخر روسی استعمار کی گرفت میں آنے کا عرصہ انتہائی مختصر تھا۔ لشکر بوکے کی خانیت انیسویں صدی کی ابتدا سے پانچویں دہائی تک تقریباً ۴۸ سالوں تک بر قرار رہی جس کے بعد روسیوں نے اس میں خان کا عہدہ ختم کرتے ہوئے مقامی انتظامیہ کی تشکیل نو کی اور نام نہاد خود مختاری دیتے ہوئے ان میں ایک عبوری انتظامی کونسل کا نظام متعارف کرایا۔ بوکے ہرڈ کے علاقوں کو چھوٹے چھوٹے انتظامی یونٹوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر انتظامی یونٹ کی سربراہی قبائلی کمان دار کے سپرد کی گئی۔ ان مقامی سرداروں (یا سلطانوں) کو نام نہاد عبوری انتظامی کونسل کی رکنیت دی گئی۔ تاہم عبوری کونسل میں فیصلہ کن کردار کا حامل ''روسی وزارت سرکاری جائیداد'' کا ایک نامزد افسر ہوا کرتا تھا[142]۔ لشکر بوکے پر روسی تسلط کے مختصر احوال کا ذکر پچھلے صفحات میں ہو چکا ہے۔

قازق سماج اور روایتی طریق بود و باش

قازق روایتی طور پر خانہ بدوش ترک اور منگول قبائل کے اتحاد کا نام ہے۔ جس نے بعد کے ادوار میں مختلف معاشرتی سطحوں پر چھوٹی موٹی اکائیوں پر مشتمل ایک سماجی وحدت کی شکل اختیار کی۔ قازق معاشرہ مختلف ادوار میں (قازق) سٹیپ کے وسیع و عریض علاقوں میں وارد ہونے والے قبائل پر مشتمل ہے۔ اگرچہ بالائی سطح پر یہ تمام قبائل قازق کے نام سے ایک واحد قوم کی شکل اختیار کر چکے ہیں تاہم خاندان، خانوادے، طائفے اور قبیلے کی سطحوں پر ان میں جداگانہ شناخت تاہنوز بر قرار ہے[143]۔ قازق قوم جن بڑے بڑے ترک اور منگول نسل کے قبائل پر مشتمل ہے ان میں ازون (Usun)، قپچاق، قارلوق، قرہ خانی، قرہ ختائی، نیمان، منگ، منغیت، تنگوت، دولات، کنگلی اور ارگین شامل ہیں۔ ان قبائل کی قازقستان میں آمد کا زمانہ ایک نہیں ہے۔ دراصل سٹیپ کے قازق علاقوں میں مختلف خانہ بدوش قبائل کی آمد اور یہاں سکونت اختیار کرنے کا عمل صدیوں پر محیط رہا ہے[144]۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف قبائل اس علاقے میں عروج و زوال کے عمل سے دوچار ہوتے رہے ہیں۔ حکمرانی اور